باب: 25

محمد بن قاسم

(Muhammad bin Qasim, 695-715 AD)

محمد بن قاسم شامی عرب تھے۔ بہت کم سنی ہی میں والد انتقال کر گئے لہٰذا ان کی پرورش کی تمام تر ذمہ داری ان کی والدہ کے سر رہی۔ ان کی والدہ نے اپنی ذاتی محنت کے علاوہ اچھے اساتذہ کے زیر نگرانی محمد بن قاسم کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ محمد بن قاسم کے چچا حجاج بن یوسف نے بھی ان کا بہت خیال رکھا۔ محمد بن قاسم کی غیر معمولی ذہانت ان کے بچپن کے دَور ہی سے سب پر عیاں تھی۔ ان کے چچا نے اپنی تربیت سے ان کی خوبیوں کو اور بھی نکھار دیا۔ محمد بن قاسم کا ابھی لڑکپن ہی تھا کہ چچا نے فوجی ٹریننگ کے لیے ان کو قتیبہ بن مسلم کے حوالے کر دیا۔

محمد بن قاسم کی نوجوانی کا زمانہ ایسا تھا کہ اسلامی سلطنت ایک بہت وسیع علاقے میں پھیل چکی تھی۔ اُموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کی حکمرانی تھی۔ دمشق پائے تخت تھا۔ حجاج بن یوسف عراق میں گورنری کے عہدے پر فائز تھے۔ ان کے داماد محمد بن قاسم اپنی خداداد صلاحیتوں کے سبب صرف 16 برس کی عمر میں فارس کے گورنر بنا دیے گئے۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو ایک بہترین منتظم ثابت بھی کر دیا۔

ان دنوں عرب، تجارت کی غرض سے سمندری سفر کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جہاز لنکا سے واپسی پر سندھ کی بندرگاہ دیبل پہنچا تو سندھی ڈاکوؤں نے اس جہاز پر حملہ کر دیا اور ان کا سب مال و اسباب لوٹ لیا۔ اس میں خواتین بھی موجود تھیں جنہیں ڈاکوؤں نے روک لیا۔ اس سے قبل بھی عربوں کے ساتھ سندھ میں کچھ اور واقعات ہو چکے تھے۔ ان سب کی اطلاع حجاج بن یوسف کو ملی۔ انہوں نے اس تازہ واقعہ کے بعد سندھ کے راجہ داہر سے عرب خواتین کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ راجہ داہر نے انکار کر دیا جس کے نتیجے میں حجاج کو سندھ پر چڑھائی کا فیصلہ کرنا پڑا۔

حجاج کا پہلے خیال تھا کہ راجہ داہر سے نمٹنے کے لیے چھوٹا سا حملہ ہی کافی ہو گا۔ ان پر ایک بار دھاوا بولا بھی گیا لیکن ان کا اندازہ غلط نکلا۔ چناں چہ اس کے بعد پوری تیاری سے فوج کشی کا فیصلہ ناگزیر ہو گیا۔ دوسری بار حجاج نے ایک بڑا لشکر محمد بن قاسم کی سربراہی میں دیبل کو روانہ کیا۔ 92ھ میں محمد بن قاسم دیبل پہنچے۔ جوں ہی اس بات کی اطلاع اہلِ دیبل کو ہوئی سب قلعہ بند ہو گئے۔ محمد بن قاسم نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔

اور چاروں طرف خندقیں کھدوا دیں اور منجنیقیں نصب کروا دیں۔ اہلِ شہر کئی ماہ مدافعت کرتے رہے۔ حجاج کی طرف سے حکم ملا کہ اب کسی انتظار کے بغیر اپنی منجنیقوں سے دیول پر سنگباری شروع کر دیں۔ چناں چہ ایسا ہی کیا گیا۔ دیول کا گنبد ٹوٹتے ہی اہل شہر کی ہمت پست ہو گئی۔ مسلم فوج فصیل پر چڑھ گئی جس کے نتیجے میں پورا شہر قبضہ میں آ گیا۔ راجہ داہر بھاگ نکلا۔

محمد بن قاسم نے دیبل سے نیرون کا رخ کیا۔ یہاں کا راجہ، دیبل کی فتح سے متاثر تھا لہٰذا اُس نے صلح کرنے ہی میں عافیت جانی۔ اس کے بعد اسلامی لشکر نے آگے کوچ کیا۔ پہلے بہرج فتح ہوا۔ پھر سیوستان کی باری آئی۔ اس کے بعد سیسم اور اشیہار بھی قبضے میں آ گئے۔ پھر دریائے سندھ حائل ہوا تو فوری کشتیوں کا پُل بنا کر اسے بھی عبور کر لیا گیا۔ راجہ داہر کے پایۂ تخت پر بھی حملہ کیا گیا۔ ان تمام مقامات پر راجہ داہر کی فوجوں کی مزاحمتیں بھی مستقل ملتی رہیں لیکن ہر قدم پر فتح ہی فتح رہی۔ رمضان 93ھ کو راوڑ کے مقام پر ایک آخری بھرپور لڑائی کے بعد محمد بن قاسم کو سندھ پر مکمل فتح حاصل ہو گئی۔

تاریخ کے شواہد بتاتے ہیں کہ محمد بن قاسم 17 برس کی عمر میں سندھ پہنچے اور صرف ساڑھے تین سال رہے۔ اس مختصر مدت میں نہ صرف پورے سندھ کو فتح کیا بلکہ انہوں نے یہاں ایک ایسے عادلانہ حکومت کی بنیاد ڈالی کہ جس کے دوست دشمن سب ہی معترف ہوئے۔ انہوں نے جو بھی علاقے فتح کیے عام طور پر وہاں کے حاکموں سے اطاعت کا اقرار لینے کے بعد اُنہی کو حکومت پر بحال رکھا۔ انتظامی عہدوں پر مقامی ہندو ہی کام کرتے رہے۔ البتہ بہتر انتظام اور صحیح انصاف کے پیش نظر حساس عہدوں پر اپنے نمائندوں کو متعین کیا۔ تاجروں اور کاشتکاروں کو جنگ کی وجہ سے نقصان ہوا تھا تو اس کا مناسب معاوضہ بھی ادا کیا گیا۔ کسانوں کے لیے لگان معاف کر دیا گیا۔ غرض اسی قسم کی فوری اصلاحات پر توجہ کی گئی جس کے سبب گاؤں گاؤں مسلمانوں کی آمد کو سراہا گیا۔ مقامی لوگ محمد بن قاسم کی ذات سے ایسے متاثر ہوئے کہ از خود حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے۔ مولائے اسلام دیبلی، سندھ کی تاریخ میں ایک بزرگ ہستی کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں وہ بھی محمد بن قاسم کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

اس کے برخلاف تاریخ کی ایک ستم ظریفی یہ بھی ہے کہ ولید بن عبد الملک کا 96ھ میں انتقال ہو گیا جس کی جگہ سلیمان بن عبد الملک نے لی۔ اسے حجاج بن یوسف سخت ناپسند تھے جس کے نتیجے میں محمد بن قاسم بھی عتاب سے بچ نہ سکے۔ ان کی جگہ پر یزید ابن کبشہ کو سندھ کا گورنر بنا کر بھیجا گیا۔ اس نے محمد بن قاسم کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور طرح طرح کی اذیتیں دیں جس کے نتیجے میں دنیا کی تاریخ کا سب سے کم سِن فاتح صرف 21 برس کی عمر میں اپنوں ہی کے ظلم کا مکمل شکار ہو گیا۔

Siddiqui Publications